القران تدبر و عمل

30 مئی 2018

سورۃالجن

• سورۃ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کی صدیوں پر محیط جدوجہد کا ذکر ہے,اس کے بعد سورۃ الجن میں غیر مرئی مخلوق کا تذکرہ ہے جنھوں نے قرآن سنا تو کس طرح اس پر ایمان لے آئے.

• آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ہمراہ عکاظ بازار کی طرف نکلے راستے میں نخلہ کے مقام پر جنوں نے فجر کی نماز میں آپ سے قرآن سنا.

ان دنوں جنوں کو آسمانی خبریں لینے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر آسمان سے شعلے برسائے جاتے تھے.

• قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾

اسۡتَمَعَ غور سے سننا, توجہ سے سننا

نَفَرٌ 3-10 افراد پر مشتمل جماعت کو کہتے ہیں.

قُرۡاٰنًا عَجَبًا اس کے تین معنی بیان کیے گئے ہیں.

▫فصاحت کے لحاظ سے یہ تعجب میں ڈالنے والا کلام ہے.

▫وعظ و نصیحت سے بھرپور کلام ہے.

▫بہت زیادہ بابرکت کلام ہے.

▪جن قرآن کی فصاحت و بلاغت سے متاثر ہوگئے اور قرآن ان کے دل پر اثر کر گیا.

▪اس کے علاوہ دیگر موقعوں پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قرآن سنایا.

▪سورۃ الأحقاف29 میں بھی جنوں کا تذکرہ ملتا ہے .

"جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو قرآن سننے کے لئے پھیردیاتھا ، پس جب وہ رسول اللہ کے پاس پہنچے تو (آپ تلاوت میں مصروف تھے اور وہ) قرآن سُن رہے تھے جب وہ ا س مقام پر پہنچے توکہنے لگے خاموش ہو جائو ، پھر جب قرآن پڑھاجاچکاتووہ ڈرانے والے بن کراپنی قوم کے پاس لوٹے ".

▪ایک موقع پر جنوں کا داعی لیلۃ الجن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لیکر گیا تھا.

▪جنات بااختیار مخلوق ہیں.

▪انسانوں کی تخلیق سے پہلے یہ زمین پر رہتے تھے لیکن انہوں نے بہت فساد برپا کیا جس کے نتیجے میں فرشتوں نے انہیں مار کر ہٹایا.

▪اس آیت میں جنوں کی خوبی بیان کی گئی ہے کہ وہ غور سے قرآن سنتے ہیں.

جائزہ :کیا میں قرآن کی مجلس سے واپس جاکر اس کا پیغام کسی سے شئیر کرتی ہوں یا خود کو یاددہانی کرواتی ہوں.

- یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾

الرُّشۡدِ اس سے مراد ہدایت, ایمان, اللہ کی معرفت ہے.

قرآن کا بنیادی پیغام توحید کی دعوت ہے.

- وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾

اللہ تعالی کی ذات بہت بلند ہے.

جَدُّ دادا نانا کے لیے استعمال ہوتا ہے.

جَدُّ رَبِّنَا اس سے مراد ہے.

▪ہمارے رب کا حکم برتر ہے(سدی)

▪ہمارے رب کا فعل برتر ہے(ابن عباس)

▪ہمارے رب کا ذکر بلند ہے(مجاہد)

▪ہمارے رب کا غنی ہونا برتر ہے(عکرمہ)

▪ہمارے رب کا احسان برتر ہے (حسن بصری)

▪ہمارے رب کی بادشاہت اور اقتدار برتر ہے(ابوعبیدہ)

▪ہمارے رب کا جلال اور اس کی عظمت برتر ہے(قتادہ)

▪ہمارے رب کی اپنے مخلوق پر کی ہوئی نعمتیں برتر ہیں(ضحاک)

▪یعنی ہمارا رب ہی برتر ہے(سعید بن جبیر)

صَاحِبَۃً ساتھی,دوست, بیوی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے.

- وَّ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾

سَفِیۡهُنَا بیوقوف, جاہل, نادان یا احمق

▪جنوں میں سے احمق جنوں نے اللہ کی نافرمانی کی جس طرح انسانوں میں سے احمق لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی.(قتادہ)

▪اس سے مراد ابلیس ہے.

شَطَطًا اس کا مطلب ہے حد سے تجاوز کرنا, مبالغہ میں زیادتی کرنا. اس سے مراد ہے

▫ظلم والی بات, یعنی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا ظلم عدل سے بہت دور ہوتا ہے.

▫جھوٹی بات, یعنی سچائی سے دور بات.

- وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ﴿۵﴾

ظَنَنَّآ اعتقاد کے معنی میں ہے.

اس آیت میں جنوں کا کلام ہے کہ ہم جن و انس پر اعتماد کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ جو یہ کہتے ہیں وہ ٹھیک ہی ہے.

آج بھی کسی کی بات مانتے ہوئے دیکھیں کہ اس کا مقصد اور دلیل کیا ہے.

- وَّ اَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ یَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡھُمۡ رَھَقًا ﴿۶﴾

اسلام سے پہلے کوئی شخص جنگل یاوادی میں پڑاؤ ڈالتا تو اس وادی کے جن سے پناہ مانگتا. اسلام کی آمد کے بعد لوگوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا.

دور جاہلیت میں لوگ جنوں سے بہت ڈرتے تھے لیکن جب لوگوں نے اللہ کو پہچان لیا تو ان سے ڈرنا چھوڑ دیا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا تم میں سے کوئی شخص کسی منزل پر پہنچے تو یہ کلمات پڑھے

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ

وہاں سے کوچ کر جانے پر کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے گی.

رَھقًا لغوی معنی ایک چیز کا دوسری چیز پر چھا جانا,اس سے مراد ہے

▪جنوں کی سرکشی بڑھ گئی

▪گناہوں میں بڑھا دیا(ابن عباس)

▪فَزَادُوۡھُمۡ میں ھُمۡ سے مراد انسان ہیں یعنی انسانوں کا خوف بڑھا دیا.

▪انسانوں کے کفر میں اس چیز نے اضافہ کردیا.

▪انسانوں کی تکلیف مزید بڑھ گئی.

▪گمراہی میں بڑھا دیا.

▪جنوں نے انسانوں کے دل میں اپنی عظمت و بڑائی کو بڑھا دیا.

▪جنوں نے انسانوں کی حماقت میں اضافہ کردیا.

▫انسانوں کو اشرف المخلوقات بنا کر جنوں پر فضیلت دی اور زمین کو انسانوں کے لیے مسخر کیا.

- وَّ اَنَّهُمۡ ظَنُّوۡا کَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾

اَنۡ لَّنۡ یَّبۡعَثَ اس سے مراد ہے

دوبارہ جی اٹھنے کی باتیں بیکار ہیں. یا رسول کو مبعوث نہیں کرے گا.

- تین چیزوں کا انکار لوگوں نے ہمیشہ سے کیا.

1. اللہ تعالی کی توحید کا.

2.محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا.

3. مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا.

- وَّ اَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِیۡدًا وَّ شُهُبًا ﴿۸﴾

حَرَسًا چوکیدار, پہرے دار

شُهُبًا شہاب کی جمع ہے۔ جلادینے والے ستاروں کا ٹوٹنا.

حَرَسًا شَدِیۡدًا اس سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں.

نزول قرآن کے وقت اس کی حفاظت کے لیے آسمان کو پہرے دار فرشتوں سے بھر دیا گیا تھا.

- وَّ اَنَّا لَا نَدۡرِیۡۤ اَشَرٌّ اُرِیۡدَ بِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا ﴿۱۰﴾

شر کی نسبت اللہ تعالی کی طرف نہیں کی گئی.

نبی پر ایمان لانا بھلائی کا باعث ہے جبکہ انکار کرنا شر اور عذاب کا سبب ہے.

- وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَ مِنَّا دُوۡنَ ذٰلِکَ ؕ کُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾

مِنَّا دُوۡنَ ذٰلِکَ اس سے مراد ابلیس اور اس کی اولاد ہے.

شیاطین انبیاء کے بھی دشمن ہوتے ہیں.

ہر انسان کے ساتھ ایک جن شیطان ہوتا ہے.

شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح گردش کررہا ہوتا ہے.

یہاں تک که کھانا کھاتے وقت بھی اس کے ساتھ موجود رہتا ہے اسی لیے اگر کوئی لقمه گر جائے تو اسے اٹھا کر صاف کر کے کھالیں اور شیطان کے لیے نه چھوڑیں.

شیطان شوہر کو بیوی پر غصه دلاتا ہے.

عداوت, بغض اور بد گمانیاں پیدا کرتاہے.

نماز میں پریشان کرتا ہے.

انسانوں کی چیزیں چرالیتا ہے.

- وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ‌ؕ فَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخۡسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾

الۡهُدٰۤى ہدایت یا قرآن مراد ہے.

بَخۡسًا وہ اپنی نیکیوں کے کم ہونے سے نہیں ڈریں گے (ابن عباس)

رَهَقًا وہ اس بات سے نہیں ڈریں گے که ان کی برائیوں کو زیادہ کردیا جائیگا.

- وَ اَمَّا الۡقٰسِطُوۡنَ فَكَانُوۡا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

الۡقٰسِطُوۡنَ خساره اٹھانے والے, یعنی فاسق, فاجر اور وعده توڑنے والے.

- وَّ اَنۡ لَّوِ اسۡتَقَامُوۡا عَلَى الطَّرِيۡقَةِ لَاَسۡقَيۡنٰهُمۡ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

مَّآءً اس سے مراد فراوانی ہے

بعض اوقات نعمتیں بھی عذاب کا باعث بن جاتی ہیں.

اگر تم دیکھو که کسی شخص کو نافرمانی کے باوجود دنیا کی نعمتیں کثرت سے مل رہی ہیں تو یه استدراج ہے. (مفہوم حدیث)

- لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ‌ؕ وَمَنۡ يُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهٖ يَسۡلُكۡهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

ذِكۡرِ سے مراد قرآن ہے.

يُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِكۡرِ اس کو قبول کرنے سے روگردانی کرنا.

اہل ایمان کا عمل سے روگردانی کرنا.

صَعَدًا اونچا, سخت, غالب, بڑھتا چڑھتا عذاب , جہنم کے ایک پہاڑ کا نام ہے اس پر ہاتھ رکھنے والے کا ہاتھ پگھل جائے گا, پھر اس ہاتھ کو اصلی شکل میں لایا جائے گا اور دوبارہ یہی عمل ہوگا.

- وَّ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

الۡمَسٰجِدَ اس سے مراد نمازیں, سجدہ کے اعضاء یا وہ جگہیں ہیں جہاں نماز ادا کی جاتی ہے.

اس آیت میں اللہ تعالی کے علاوہ غیر اللہ سے مانگنے سے روکا جارہا ہے.

- وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰهِ يَدۡعُوۡهُ كَادُوۡا يَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾

قَامَ نخلہ کے مقام پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے.

عَبۡدُ اللّٰه اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.

لِبَدًا ہجوم, ایک دوسرے کے اوپر چڑھ جائیں. اس سے مراد ہے.

جنوں کی بھیڑ جمع ہوگئ.

جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دین کی دعوت دیتے مشرکین مکہ گروہ در گروہ, ٹولیوں کی شکل میں آپ پر حملہ آور ہوتے تاکہ آپ کو پھسلادیں.

استاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)